مسائل اعتکاف

اس رسالہ میں بہت مختصر الفاظ میں اعتکاف کے بکثرت جزئیات اپنے بزرگوں کے فتاوی اور فقہ کی معتبر کتابوں سے جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

اعتکاف کے سنن و مستحبات

م:......اعتکاف کی نیت دل سے کافی ہے، زبان سے بھی کہہ لے تو بہتر ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ص۳۱۴ ج ۳)

م:......اکثر اوقات تلاوت وذکر میں رہنا۔(عمدہ ص۴۰۲ ج ۳)

م:......دین کی تعلیم واشاعت میں مشغول رہنا۔(عمدہ ص۴۰۲ ج ۳)

م:......مباح کلام تقرب کے قصد سے کرنا۔(عمدہ ص۴۰۲ ج ۳)

م:......اخراجِ ریح کے لئے مسجد سے نکلنا۔

م:......اعتکاف میں احتلام ہوجائے تو تیمّم کر کے نکلنا مندوب ہے۔

(فتاوی قاضیخان بھامش الھندیہ ص۲۴۶ ج ا۔مجموعہ فتاوی دارالعلوم کراچی ۳۴۹ ج ا)

اعتکاف کے مباح وجائز اعمال

م:......باوضو سونے کی غرض سے نفل وضو کے لئے نکلنا۔(فتاوی رحیمیہ ص۲۰۱ ج ۵)

م:......جن عبادتوں کے لئے وضو شرط ہے' ان کے لئے معتکف کا باہر جانا جائز ہے، اور جن کے لئے مستحب ہے ان کے لئے نہ جائے۔(مجموعہ فتاوی دارالعلوم کراچی ص۳۶۵ ج ۳)

م:......طبعی ضرورت کے لئے نکل کر غسل جمعہ کرلیا تو جائز ہے۔

(مجموعہ فتاوی دارالعلوم کراچی ص۳۷۱ ج ۳۔۱۳۱ ج ۲)

م:......معتکف اذان دے سکتا ہے' اور اذان کی جگہ جانا بھی جائز ہے' چاہے وہ جگہ باہر ہو۔

(مجموعہ فتاوی دارالعلوم کراچی ص۳۸۰ ج ۳)

م:......چادروں سے حجرہ بنانا۔(فتاوی رحیمیہ ص۲۰۳ و۲۰۵ ج ۵۔آپ کے مسائل ص۳۱۶ ج ۳)

م:......خط بال وغیرہ بنانا۔(احسن الفتاوی ص۵۰۶ ج ۴)

م:......ناخن کاٹنا۔(خیر الفتاوی ص ۱۳۱ ج ۴)

م:......کوئی آدمی نہ ہو تو مسجد سے باہر پانی لینے کے لئے جانا۔(فتاوی رحیمیہ ص ۲۷۴ ج ۸)

م:......کھانا لانے والا نہ ہو تو گھر سے کھانا لانا۔(فتاوی حقانیہ ص ۲۰۹ ج ۴)

م:......مسجد کی خدمت کرنا(جب کہ باہر نہ جانا پڑے)۔(فتاوی محمودیہ ص ۱۴۶ و ۱۵۲ ج ۱۵)

م:......استنجاء کے لئے نکل کر کسی سے بات کر لینا۔(مگر وقوف نہ کرے، ہاں رفتار سست کر دے)۔

م:......مسجد حرام (اور مسجد نبوی ﷺ) میں معتکف بیت الخلاء کے لئے ہوٹل جا سکتا ہے، مگر فراغت کے بعد تاخیر نہ کرے۔(مجموعہ فتاوی دار العلوم کراچی ص ۳۶۹ ج ۳)

م:......استنجاء گیا اور پیسے یا کام کے کاغذات گم ہو گئے تو تلاش کے لئے جانا۔

(فتاوی محمودیہ ص ۱۴۸ ج ۱۳)

م:......ضروری خط و کتابت کرنا۔(جواہر الفتاوی ص ۴۵ ج ۱)

م:......بقدرِ ضرورت دنیوی بات کرنا۔(آپ کے مسائل اور ان کا حل ص ۱۷۳ ج ۳)

م:......حالت اعتکاف میں فون وغیرہ مسجد میں لانے سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہئے، ہاں دینی یا جائز دنیاوی ضرورت کی وجہ سے مجبوراً لانا پڑے تو اس میں بیکار باتیں نہ کریں، صرف ضرورت کی بات کر کے بند کر دیں۔(مجموعہ فتاوی دار العلوم کراچی ص ۴۰۶ ج ۳)

م:......بیوی سے بات کرنا (مگر پیار و محبت کی نہ ہو)۔

(فتاوی رحیمیہ ص ۲۷۲ ج ۸۔ فتاوی حقانیہ ص ۲۰۵ ج ۴۔ مجموعہ فتاوی دار العلوم کراچی ص ۱۲۰ ج ۲)

م:......تمباکو والا پان کھانا جبکہ بدبو نہ ہو۔(فتاوی محمودیہ ص ۱۷۱ ج ۳)

م:......مسجد میں ریح خارج کرنا۔

م:......حکیم وڈاکٹر کا تشخیص وادویات تجویز کرنا۔

(فتاوی دارالعلوم ص۵۰۲ ج ٦۔فتاوی محمودیہ ص۱٦۰ ج ۱۳۔خیر الفتاوی ص۱۴۵ ج ۴)

م:......مسجد میں ٹہلنا۔(فتاوی رحیمیہ ص۲۰۷ ج ۵۔احسن الفتاوی ص۵۰۱ ج ۴)

م:......ورزش کی عادت کی وجہ سے نا قابلِ برداشت تکلیف ہوتو خلوت میں ورزش کر لینا۔

م:......سخت گرمی میں دانے وغیرہ نکلنے کا خوف ہوتو غسلِ تبرید کرنا۔

(خیر الفتاوی ص۱۳٦ ج ۴)

م:......غسلِ فرض میں پانی کے گرم ہونے کا باہر انتظار کرنا۔

(فتاوی رحیمیہ ص۳۹ ج ۲۔احسن الفتاوی ص۵۰۸ ج ۴)

م:...... بیت الخلاء میں لائن ہوتو وہیں انتظار کرنا۔(احسن الفتاوی ص۵۰۱ ج ۴)

م:...... پہلے سے نیت کی ہوتو دوسری مسجد میں تراویح کے لئے جانا۔

(فتاوی دارالعلوم ص۵۱۲ ج ٦۔خیر الفتاوی ص۱۴۱ ج ۴۔فتاوی حقانیہ ص۱۹۷ ج ۴)

م:......وظیفہ کے لئے مجبوراً آفس میں دستخط کے لئے جانا (ہاں احتیاط اس میں ہے کہ ایک دن کی قضا کر لے)۔(فتاوی رحیمیہ ص۲۱۰ ج ۵)

م:......نیت کی ہوتو مقدمہ کی تاریخ پر کورٹ میں جانا، (جبکہ نصف یوم سے زیادہ وقت نہ لگے)۔(فتاوی رحیمیہ ص۲۱۱ ج ۵۔خیر الفتاوی ص۱۳۴ ج ۴)

م:......مجبوراً مسجد میں بچوں کو پڑھانا (خواہ تنخواہ لے)۔(فتاوی رحیمیہ ص۲۰۲ ج ۵)

م:......مسجد میں چارپائی پر سونا۔(فتاوی محمودیہ ص۱۲۵۔فتاوی رحیمیہ ص۲۰۷ ج ۵)

اعتکاف کے ناجائز امور

م:......جس پر جمعہ فرض نہ ہو (مثلاً گاؤں میں رہنے والا) اس کا شہر میں جمعہ کے لئے

جانا۔(فتاوی محمودیہ ص۱۵۴ ج۱۳ اوص۱۷۵ ج۳ وص۱۷۳ ج۱۷)

م:......معتکف کا مسجد سے باہر تراویح کے لئے نکلنا درست نہیں۔

(مجموعہ فتاوی دارالعلوم کراچی ص۱۲۸ ج۲)

م:......ہاتھ دھونے کے لئے نکلنا۔(احسن الفتاوی ص۵۰۰ ج۴۔خیرالفتاوی ص۱۴۷ ج۴)

م:......بے تکلف خادم ہوتے ہوئے پانی وغیرہ کے لئے باہر نکلنا۔

(فتاوی رحیمیہ ص۲۷۴ ج۸)

م:......وضو کے علاوہ وضوخانہ میں بیٹھ کر صابن سے ہاتھ دھونا۔

(احسن الفتاوی ص۵۰۸ ج۴)

م:......صرف منجن یا مسواک کے لئے نکلنا۔(احسن الفتاوی ص۵۰۱ ج۴)

م:......تھوکنے کے لئے نکلنا(حجرہ میں تھوک دانی رکھ لے)۔(فتاوی رحیمیہ ص۲۷۴ ج۸)

م:......نفل غسل کے لئے نکلنا۔(احسن الفتاوی ص۴۹۷ ج۴)

م:......غسلِ جمعہ کے لئے نکلنا۔(خیرالفتاوی ص۱۳۶ ج۴۔فتاوی حقانیہ ص۲۲۰ ج۴)

احسن الفتاوی میں جواز لکھا ہے۔(احسن الفتاوی ص۵۰۰ ج۴)

م:......محض حقہ وسگریٹ پینے کے لئے نکلنا۔

(فتاوی دارالعلوم ص۵۰۵ ج۶۔کفایت المفتی ص۲۳۲ ج۴۔فتاوی محمودیہ ص۱۵۴ ج۱۳۔فتاوی حقانیہ ص۲۰۴ ج۴)

م:......اخراجِ ریح کے لئے نکلنا(بعض نے جواز کہا ہے)۔

(امدادالفتاوی ص۱۵۲ ج۲۔فتاوی رحیمیہ ص۲۱۲ ج۵۔فتاوی محمودیہ ص۱۲۲ ج۱۳۔فتاوی حقانیہ ص۲۰۳ ج۴)

م:......کھانا لانے والا ہوتے ہوئے باہر جانا۔(خیرالفتاوی ص۱۴۶ ج۴)

م:......گھر ضرورۃً آیا تو ساتھ ساتھ ڈاک کا بکس کھول کر ڈاک لینا۔

م:......بیوی سے بوس وکنار کرنا۔(فتاوی رحیمیہ ص۲۷۲ ج ۸)

م:......معتکف کو مسجد میں ریڈیو لانے سے احتراز کرنا چاہئے۔

(مجموعہ فتاوی دار العلوم کراچی ص۴۲۰ ج ۳)

م:......ریڈیو کی خبریں سننا۔(فتاوی حقانیہ ص۲۰۸ ج ۴)

م:......معتکف کو اخبار پڑھنے سے بچنا چاہئے، کیونکہ عموماً اخبار میں تصاویر ہوتی ہیں' اور تصاویر کا مسجد میں داخل کرنا جائز نہیں۔(مجموعہ فتاوی دار العلوم کراچی ص۱۵۶ ج ۲)

م:......اخبارات دیکھنا۔(فتاوی حقانیہ ص۲۰۸ ج ۴۔خیر الفتاوی ص۱۳۴ ج ۴)

مفسداتِ اعتکاف

م:......بلا عذر مسجد سے باہر نکلنا۔(عمدہ ص۴۰۳ ج ۳)

م:......کھانے، پینے، سونے کے لئے باہر نکلنا۔

م:......سر منڈانے کے لئے نکلنا۔(فتاوی رحیمیہ ص۲۲۰ ج ۵)

م:......بیماری، خوف، عیادتِ مریض، نمازِ جنازہ کے لئے نکلنا۔(فتاوی حقانیہ ص۱۹۹ ج ۴)

م:......بھول سے باہر نکل جانا(امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک، اس میں احتیاط ہے، صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک مفسد نہیں، اس میں توسع ہے)۔

(احسن الفتاوی ص۴۹۷ ج ۴۔فتاوی حقانیہ ص۲۰۳ ج ۴)

م:......دن میں عذر یا بلا عذر روزہ کو توڑنے والی چیز کا پایا جانا(چونکہ روزہ اعتکاف کے لئے شرط ہے)۔(فتاوی حقانیہ ص۱۹۶ ج ۴)

م:......جماع، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔(فتاوی حقانیہ ص۲۰۵ ج ۴)

م:......لوازمِ جماع سے اگر انزال ہو جائے۔(عمدۃ الفقہ ص۴۱۰ ج۳)

م:......حیض آ جانا۔(خیر الفتاوی ص۱۴۳ ج۴)

م:......بیہوشی یا جنون کا دو دن یا زیادہ رہنا۔(عمدۃ الفقہ ص۴۱۱ ج۳)

م:......اخراجِ ریح کے لئے نکلنا۔(اس میں فقہاء کے اقوال مختلف ہیں بعض نے جواز کہا، بعض نے عدم جواز، بعض نے مفسد، واللہ اعلم)۔

م:......ووٹ کے لئے جانا(اگر ضروری ہی ہو تو اعتکاف کی نذر مان کر پہلے ہی سے ووٹ کے لئے جانے کی نیت کر لے اور کم سے کم وقت میں آ جائے)۔(خیر الفتاوی ص۱۴۱ ج۴)

ان چیزوں سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا

م:......طبعی یا شرعی حاجت سے مسجد سے باہر نکلنا۔(طبعی حاجت، مثلا، پیشاب، پاخانہ، وضو، فرض غسل۔ شرعی حاجت مثلاً، اذان، نمازِ جمعہ وغیرہ)۔(فتاوی حقانیہ ص۲۰۶ ج۴)

م:......مسجد گر جانے یا جبراً نکالنے کی وجہ سے دوسری مسجد منتقل ہو جانا جبکہ فوراً دوسری مسجد میں اعتکاف کر لیا ہو۔(خیر الفتاوی ص۲۰۲ ج۴)

م:......حاجتِ ضروریہ کے لئے نکل کر غسلِ جمعہ کرنا۔

م:......مسجد میں پانی نہ ہو تو کھانے کے بعد کلی کے لئے باہر نکلنا۔

م:......مسجد کی دوسری منزل پر اعتکاف کرنا صحیح ہے، اگرچہ دوسری منزل کا راستہ مسجد کی صحن سے جاتا ہو۔(مجموعہ فتاوی دار العلوم کراچی ص۳۹۳ ج۳)

م:......طبعی حاجت کے لئے نکل کر نمازِ جنازہ پڑھنا یا عیادتِ مریض کرنا۔

م:......محراب میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔

(مجموعہ فتاوی دار العلوم کراچی ص۳۷۸ ج۳/ص۳۴۶ ج۱، غیر مطبوعہ)

مکروہاتِ اعتکاف

م:......نیک باتوں کے سوااور کوئی کلام کرنا۔(فتاوی حقانیہ ص۱۹۸ج۴۔عمدہ ص۴۱۰ج۳)

م:......گالی گلوچ،لڑائی(مکروہ تحریمی)۔ (عمدۃ الفقہ ص۴۱۵ج۳)

م:......نمازِ جمعہ کے لئے دوسری مسجد جاکر لمبا ٹھیرنا۔

م:...... جمعہ کے لئے گیا پھر وعظ سننے کے لئے رکنا۔

م:......عبادت سمجھ کر خاموش رہنا(مکروہ تحریمی)۔(امدادالفتاوی ص۱۵۴ج۲۔عمدہ۴۱۲ج۳)

م:......تجارت کی نیت سے ضروری چیزوں کی بھی خرید وفروخت۔(عمدۃ الفقہ ص۴۱۴ج۳)

م:......مسجد میں تجارت کی نیت سے خرید وفروخت کی باتیں کرنا۔(عمدۃ الفقہ ص۴۱۳ج۳)

م:......سامانِ تجارت کا مسجد میں رکھنا(مکروہ تحریمی)۔(عمدۃ الفقہ ص۴۱۴ج۳)

م:......وطی اوراس کے لوازم(مکروہ تحریمی)۔(فتاوی حقانیہ ص۲۰۵ج۴)

یہ چیزیں اعتکاف میں مکروہ نہیں

م:......مسجد میں کھانا،پینا،سونا۔(عمدۃ الفقہ ۴۱۳ج۳)

م:...... کپڑے بدلنا۔(عمدۃ الفقہ ۴۱۳ج۳)

م:......خوشبو وتیل لگانا۔(عمدۃ الفقہ ۴۱۳ج۳)

م:......عبادت نہ سمجھتے ہوئے خاموش رہنا۔(عمدۃ الفقہ ۴۱۲ج۳)

م:......نکاح کرنا۔(عمدۃ الفقہ ۴۱۳ج۳)

م:......طلاق سے رجوع کرنا(مگر بوسہ وغیرہ سے نہ کرے)۔(عمدۃ الفقہ ۴۱۳ج۳)

م:......ضروری چیز مثلاً کھانا وغیرہ کا بلانیت تجارت مسجد میں خریدنا یا بیچنا۔(عمدہ۴۱۲ج۳)

متفرقات

م:......اعتکاف کے لئے ضروری ہے کہ وہاں پانچ وقت کی جماعت ہوتی ہو۔

(فتاوی رحیمیہ ص۳۹ ج۲۔احسن الفتاوی ص۵۰۷ ج۴)

م:......قید خانہ میں جہاں جماعت ہوتی ہے اعتکاف صحیح ہے۔(فتاوی محمودیہ ص۴۰۴ ج۱۶)

م:......نابالغ سمجھدار بچے کا اعتکاف صحیح ہے،مگر نفلی ہوگا۔

م:......اعتکاف پر اجرت لینا جائز نہیں۔

(فتاوی محمودیہ ص۱۷۱ ج۱۷۔خیر الفتاوی ص۱۳۸ ج۴)

م:......کسی مسجد میں عورتوں کی جماعت کے لئے علیحدہ جگہ ہو اور عورت نے اعتکاف کیا تو مردوں کی طرف سے وہ کافی نہ ہوگا۔(فتاوی محمودیہ ص۱۵۱ ج۱۳)

م:......مسنون اعتکاف میں کسی کام کے لئے مسجد سے نکلنے کے لئے استثناء کرنا درست نہیں،اور کتب فقہ میں استثناء کا جو تذکرہ ہے،وہ اعتکاف منذور کے بارے میں ہے،نہ کہ مسنون کے بارے میں۔

(تتارخانیہ ص۴۱۲ ج۲۔طحطاوی علی مراقی ص۳۸۵۔درمختار ص۴۴۸ ج۲۔عالمگیری ص۲۱۲ ج۱۔مجموعہ فتاوی دارالعلوم کراچی ص۳۵۹ ج۱)

م:......تبلیغی جماعت میں جانے کی بنسبت رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا اعتکاف افضل ہے۔(مجموعہ فتاوی دارالعلوم کراچی ص۳۹۱ ج۳)

....

نوٹ:......آپ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں کتنی مرتبہ اعتکاف نہیں فرمایا؟ اس پر ''درس ترمذی'' میں دو مرتبہ اعتکاف نہ فرمانا' بیان کیا گیا ہے۔''درس ترمذی'' کے اس بیان پر مجھے شبہ ہوا' تو میں نے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کی خدمت میں اپنا اشکال لکھ کر بھیجا' اس پر حضرت کا جو جواب موصول ہوا' اسے یہاں نقل کرنا مناسب لگا۔

اسی طرح معتکف کا مسجد میں اجرت لے کر پڑھانا کیسا ہے؟ اس پر حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم کی ایک تحریر پر راقم کا خط اور حضرت کا جواب بھی نقل کرتا ہوں، انشاءاللہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

مرغوب احمد

....

آنحضرت ﷺ کا اعتکاف کتنی مرتبہ چھوٹا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم المقام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

از ڈیوزبری (برطانیہ) مرغوب احمد لاجپوری، بحمد اللہ خیریت سے ہوں اور بارگاہِ ایزدی میں جناب والا کی خیر و عافیت کا طالب ہوں۔

غرض تحریر اینکہ آپ کے ترمذی کے درس میں ہے:

''آنحضرت ﷺ سے دو مرتبہ رمضان میں اعتکاف چھوٹا ہے'' الخ

(درس ترمذی ص۶۴۳ ج۲)

مجھے کتب سیرت کے مطالعہ کے دوران تین مرتبہ آپ ﷺ کا اعتکاف نہ فرمانا سمجھ

میں آیا: ایک غزوۂ بدر کے وقت' دوسرا فتح مکہ کے وقت' اور تیسرا جو واقعہ آپ نے بیان فرمایا ہے۔ تفصیل اس کی یہ ہے:

(۱)......غزوۂ بدر سترہ رمضان المبارک کو پیش آیا اور فتح کے بعد آپ ﷺ نے بدر میں تین روز قیام فرمایا، پھر مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے، درمیان میں مقام صفراء میں پہنچ کر مال غنیمت تقسیم فرمایا اور قیدیوں میں نضر بن حارث کے قتل کا حکم دیا۔ صفراء سے چل کر مقام عرق الظبیہ میں عقبہ بن معیط کے قتل کا حکم فرمایا، اس طرح منزل بمنزل ٹھہرتے ہوئے آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے۔ (سیرۃ المصطفی ﷺ ص۱۰۵ تا ۱۰۸ ج۲)

اس تفصیل سے یہ تو صاف سمجھ میں آرہا کہ نبی کریم ﷺ بیس کی شام بلکہ اکیس کی صبح تک بھی مدینہ منورہ تشریف نہ لاسکیں ہوں گے، اس لئے اس سال اعتکاف نہ فرمایا ہوگا۔

(۲)......فتح مکہ کے لئے آپ ﷺ دس رمضان المبارک ۸ھ کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے، مع اختلاف الروایات، اور بیس رمضان المبارک کو مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے اور اسی روز مکہ فتح ہوا، پھر رمضان المبارک کے بقیہ ایام، بلکہ شوال کے کچھ روز آپ ﷺ مکہ معظّمہ ہی میں مقیم رہے۔ (اصح السیر ص۳۲۰)

اور مکہ معظّمہ میں آپ کا اعتکاف فرمانا نظر سے نہیں گذرا، اس لئے غالب گمان یہی ہے کہ اس سال بھی آپ ﷺ نے اعتکاف نہیں فرمایا۔

(۳)......تیسرا واقعہ جو آپ نے بھی ''درس ترمذی'' میں نقل فرمایا ہے کہ: ازواج مطہرات نے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں خیمے لگالئے تو آپ ﷺ نے سب خیمے اٹھوادیئے اور خود بھی اعتکاف کا ارادہ ترک فرمادیا اور شوال میں قضا فرمائی۔

الغرض مدینہ منورہ کے نو سالہ قیامِ رمضان میں تین مرتبہ آپ ﷺ کا اعتکاف نہ

فرمانا سمجھ میں آتا ہے۔ یہ ایک ادنی طالب علم کا سوال ہے، حضرت کی ذات گرامی کا شمار عصر کے جبال علم میں ہیں، امید کہ تحقیق فرما کر تشفی فرمائیں گے۔ فقط طالب دعا۔

مرغوب احمد لاجپوری

....

مکتوب: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب

مکرمی: آپ کا گرامی نامہ باعث مسرت وافتخار ہوا۔ میں نے مصروفیت کی وجہ سے تحقیق کے لئے ایک ساتھی کو لگایا تھا، انہوں نے جو جواب لکھا ہے وہ بظاہر درست ہے۔ آنجناب کی یاد فرمائی کے لئے تہ دل سے ممنون ہوں، والسلام۔ محمد تقی عفی عنہ

۲۸/۲/۱۴۲۴ھ

الجواب حامدا و مصلیا

آنحضرت ﷺ کا رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا معمول تھا، البتہ سفر وغیرہ کی وجہ سے آپ ﷺ سے اعتکاف چھوٹا بھی ہے۔ علامہ ابن القیمؒ نے ''زاد المعاد'' میں تحریر فرمایا ہے کہ آپ سے ایک مرتبہ اعتکاف چھوٹا ہے، جب کہ دیگر کتب حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ سے دو مرتبہ اعتکاف چھوٹا ہے۔ ایک تو فتح مکہ کے سال اور دوسرے اس سال جب آپ ﷺ نے بعض ازواج مطہرات کو اپنے ساتھ اعتکاف کی اجازت دی اور سب نے مسجد میں اعتکاف کے لئے خیمے لگوا دیئے، پھر آنحضرت ﷺ نے سارے خیمے اٹھوا دیئے اور اس سال خود بھی اعتکاف نہیں فرمایا اور شوال میں اس کی قضاء فرمائی۔ ان دو مواقع کے علاوہ کسی تیسرے موقعہ پر اعتکاف کا چھوڑنا باوجود بسیار تلاش کے کہیں منقول نہیں ملا، جب کہ ۲ھ میں غزوۂ بدر کے موقعہ پر آپ ﷺ کا اعتکاف

نہ فرمانا بھی ظاہر ہے جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا ہے، لیکن محدثین کرام اور شراح حدیث نے اسے ذکر نہیں فرمایا۔

احقر کے خیال میں اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ رمضان ۲ھ سے چند ہی روز قبل روزوں کی فرضیت ہوئی ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس سے پہلے تو آپ ﷺ نے اعتکاف نہیں فرمایا ہوگا اور روزوں کی فرضیت کے بعد پہلے رمضان میں آپ غزوۂ بدر میں مصروف رہے، اس سال کے بعد سے آپ ﷺ نے اعتکاف پر مواظبت فرمائی ہوگی، اس مواظبت کے دوران دو مرتبہ آپ نے اعتکاف نہیں فرمایا جس کا محدثین نے تذکرہ فرمایا اور غزوۂ بدر سے پہلے چونکہ اعتکاف شروع ہی نہیں کیا تھا اس لئے اس سال ترک اعتکاف کو محدثین نے شمار نہیں کیا ہے۔

نوٹ:......اس بات کی کہیں تشریح نہیں دیکھی اور نہ ہی یہ معلوم ہوسکا کہ سب سے پہلے کس سال آپ ﷺ نے اعتکاف فرمایا۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

فی صحیح البخاری : عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان عشرۃ ایام فلما کان العام الذی قبض فیہ اعتکف عشرین یوما،

یقول الحافظ فی فتح الباری : واقوی من ذلک انہ انما اعتکف فی ذلک العام العشرین لانہ کان العام الذی قبلہ مسافرا و یعدل لذلک ما اخرجہ النسائی واللفظ لہ وابو داؤد وصححہ ابن حبان وغیرہ من حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان فسافر عاما فلم یعتکف فلما کان العام المقبل اعتکف عشرین ویحتمل تعدد ھذہ القصۃ بتعدد

السبب، (فتح الباری ص۲۸۵ ج۴)

یقول السندی فی حاشیة السنن لابن ماجة تحت حدیث ابی بن کعب :قوله فسافر عاما الظاهر انه عام الفتح وقد علم انه سنة بلا سفر ایضا فقضی،

(السنن لابن ماجة ص۳۵۸)

یقول ابن القیم رحمه الله فی زاد المعاد : ۸۸/۲: کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاه الله عز وجل وترکه مرة فقضاه فی شوال،

وفی تاریخ الخمیس : ۱/ ۳۶۸: وفی شعبان هذه السنة (الثانیة) نزلت فریضة رمضان.....وفی هذه السنة وقعت غزوة بدر الکبری.....قال ابن اسحا ق کانت وقعة بدر یوم الجمعة صبیحة السابع عشر ،والله سبحانه اعلم۔خلیل احمد اعظمی عفی عنه

۱۴۲۴/۲/۲۷

معتکف کا اجرت لے کر تعلیم دینا

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مدظلہم نے یہ مسئلہ تحریر فرمایا کہ:

معتکف کو حالت اعتکاف میں مسجد کے اندر اجرت لے کر کوئی کام کرنا جائز نہیں' خواہ مذہبی تعلیم دینا ہو'یا دین ودنیا کا اور کوئی کام ہو''۔(الاشباہ' شامی۔ 'فقہی رسائل'' ص۲۵ ج۲)

اس پر راقم نے حضرت کی خدمت میں لکھا کہ:

''ص ۲۵ ج ۲، میں معتکف کے لئے اجرت پر تعلیم دینے کا عدم جواز لکھا ہے،اس اطلاق کو اگر بلا عذر و بلا مجبوری کی قید کے ساتھ لکھا جائے تو کیسا ہے؟ کہ فقہاء کرام نے مجبوری میں اجرت پر تعلیم کی اجازت معتکف کو دی ہے''۔

(فتاوی رحیمیہ ص۲۰۲ ج ۵،مجمع الزوائد ص ۲۵۷،بحوالہ آداب الاعتکاف ص ۷۷، عالمگیری ص ۲۱۵ ج ۲)

اس پر حضرت مدظلہم نے یہ جواب تحریر فرمایا کہ:

’’اس مسئلہ پر مکرر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اصلا مسجد میں اجرت لے کر تعلیم دینا جائز نہیں، اور جہاں ضرورت کی بناء پر حضرات فقہاء کرام نے اجازت دی ہے وہاں ضرورت سے معلم کی ذاتی ضرورت مراد نہیں، بلکہ مسجد کی حفاظت ونگرانی وغیرہ کی ضرورت مراد ہے، جیسا کہ عبارتِ ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔ غالباً اسی لئے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی اپنے رسالہ ’’احکام اعتکاف‘‘ کے صفحہ ۴۹ پر تحریر فرماتے ہیں:

’’اجرت پر کتابت کرنا یا کپڑے سینا یا تعلیم دینا بھی معتکف کے لئے فقہاء کرام نے مکروہ لکھا ہے۔ (بحر ص ۳۲۷ ج ۲) البتہ جو شخص اس کے بغیر ایام اعتکاف کی روزی بھی نہ کما سکتا ہو اس کے لئے بیع پر قیاس کر کے گنجائش معلوم ہوتی ہے‘‘۔

بہرحال مسائل اعتکاف میں فی الحال اصلاح کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔

وفی الفتح القدیر (۳۶۹/۱) والذی یکتب اذا کان باجر یکرہ وبغیر اجر لا یکرہ هذا اذا کتب العلم والقرآن لانه فی عبادة اما هولآء المکتوبون الذی تجتمع عندهم الصبیان واللغط فلا، لو لم یکن لغط لانهم فی صناعة لاعبادة اذ هم یقصدون الاجارة لیس هو لله بل للارتزاق ومعلم الصبیان القرآن کالکاتب ان کان لأجر و حسبة لا بأس به ومنهم من فصل هذا اذا کان لضرورة الحر وغیره لا یکره والا فیکره وسکت عن کونه بأجر أو غیره و ینبغی حمله علی ما اذا کان حبة فاما اذا کان بأجر فلا شک فی الکراهة،

وفی الدر المختار (۴۲۸/۶) ویفسق معتاد المرور بجامع ومن علم الاطفال فیه ویوزر،... وفی رد المحتار (۴۲۸/۶) قلت: بل فی التتار خانیة عن العیون: جلس

معلم او وراق فی المسجد فان کان یعلم او یکتب باجر یکره الا للضرورة وفی الخلاصة تعلیم الصبیان فی المسجد لا بأس به اه ، لکن استدل فی القنیة بقوله علیه الصلوة والسلام "جنبوا مساجدکم صبیانکم و مجانینکم"

وفی البحر الرائق (۳۰۳/۲)باب الاعتکاف : وکذا کره فی التعلیم والکتابة والخیاطة بأجر وکل شئی یکره فیه کره فی سطحه واستثنی البزازی من کراهة التعلیم بأجر فیه ان یکون لضرورة الحراسة۔

اس مسئلہ میں فقیہ عصر حضرت مولانا مفتی سید عبدالرحیم صاحب لاجپوری رحمہ اللہ کا فتوی جواز کا ہے۔"فتاوی رحیمیہ" سے من وعن نقل کرتا ہوں:

سوال:......امام مسجد مکتب میں پڑھاتا ہے اور پڑھانے کی تنخواہ لیتا ہے' وہ عشرۂ اخیرہ کے اعتکاف میں بچوں کو مسجد میں تعلیم دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب:......اعتکاف کے لئے مدرسہ سے رخصت لے لی جائے' رخصت نہ ملے تو مجبورا مسجد کے اندر پڑھا سکتا ہے۔"ولو جلس المعلم فی المسجد والوراق یکتب فان کان المعلم یعلم للحسبة والوراق یکتب لنفسه فلا بأس به ، لانه قربة، وان کان بالاجرة یکره الا ان یقع لهما الضرورة ، کذا فی المحیط السرخسی"۔

(فتاوی عالمگیری ص۱۲۵ ج ۶۔فتاوی رحیمیہ ص۲۰۲ ج ۵)

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم کا رجحان بھی جواز ہی کا معلوم ہوتا ہے' جیسا کہ خود حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب مدظلہم نے تحریر فرمایا ہے کہ:

"البتہ جو شخص اس کے بغیر ایام اعتکاف کی روزی بھی نہ کما سکتا ہو اس کے لئے بیع پر قیاس کر کے گنجائش معلوم ہوتی ہے"۔

حکیم صاحب کا اعتکاف میں مریض کو دیکھ کر نسخہ لکھنا مفسد اعتکاف ہے یا نہیں ''فتاوی محمودیہ'' اور ''فتاوی دار العلوم'' کے جواب میں تضاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب وحضرت مفتی عباس صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم و رحمۃاللہ وبرکاتہ

''فتاوی محمودیہ'' ص ۱۵۰ ج ۱۳، مسائل اعتکاف میں نمبر ۵۴ پر ہے:

''حکیم صاحب معتکف ہیں، لیکن مسجد میں روزانہ صبح ایک گھنٹہ کے قریب مریضوں کو دیکھ کر نسخے لکھتے ہیں'' کے جواب میں حضرت رحمہ اللہ نے فساد اعتکاف کا حکم لگایا ہے جبکہ ''فتاوی دار العلوم دیوبند'' ص ۵۰۱ ج ۶/ اور ''خیر الفتاوی'' ص ۱۴۵ ج ۴/ میں عدم فساد مرقوم ہے۔آپ کے نزدیک جو صحیح ہو تحریر فرمائیں۔

اسی طرح معتکف کا ووٹ کے لئے اور حاکم یا افسر کے طلب پر مسجد سے نکلنا مفسد ہے یانہیں؟

الجواب حامداومصلیا:...... حکیم صاحب کے دوران اعتکاف مسجد میں روزانہ صبح ایک گھنٹہ کے قریب مریضوں کو دیکھ کر نسخہ لکھنے سے اعتکاف فاسد نہیں ہونا چاہئے، اس لئے اس سلسلہ میں ''فتاوی دار العلوم'' اور ''خیر الفتاوی'' کے جوابات صحیح اور درست ہیں۔

ووٹ دینے کے لئے اور اسی طرح حاکم یا افسر کے طلب کرنے پر مسجد سے نکلنے سے اعتکاف فاسد ہوجائے گا، فقط واللہ تعالی اعلم۔املاہ العبد: احمد خانپوری عفی عنہ

۲۱/رجب ۱۴۲۳ھ

الجواب صحیح: عباس داؤد بسم اللہ

تھوڑی دیر کے لئے اعتکاف کی نیت کا ثبوت

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

تھوڑی دیر کے لئے اعتکاف کی نیت کا ثبوت

بعض حضرات نے یہ مسئلہ بیان کیا کہ مسجد میں تھوڑی دیر کے لئے جانے اور نماز کی حاضری کے وقت اعتکاف کا کوئی ثبوت نہیں، یہ آج کے مولوی کی ایجاد ہے۔ اعتکاف صرف عشرۂ اخیرہ کا ہے۔ حیرت اور تعجب ہے کہ ایک مسلمان وہ بھی نمازی اور عبادت گذار ہوکر اس طرح کی بات کس طرح کرسکتا ہے؟ جس میں صرف فقہ کی مخالفت نہیں بلکہ صراحۃً حدیث کا انکار لازم آتا ہے؟ اللہ تعالی اس طرح کی جہالت سے ہماری حفاظت فرمائے۔

فقہاء رحمہم اللہ نے صراحت فرمائی ہے کہ: واجب اعتکاف چوبیس گھنٹے سے کم کا نہیں ہوتا۔ اور سنت مؤکدہ اعتکاف رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف ہے۔ اور نفل اعتکاف کے لئے کوئی مقدار متعین نہیں ایک گھنٹہ بلکہ ایک منٹ کا بھی ہوسکتا ہے۔ امام محمد رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ: ایک منٹ کا اعتکاف بھی صحیح ہے۔

’’(وأقله نفلا ساعة) لقول محمد فی الاصل‘‘۔

(البحر الرائق ص ۵۲۵ ج ۲، باب الاعتکاف، کتاب الصوم، مطبوعہ: زکریا بکڈپو، دیوبند)

ایک دن کے اعتکاف کا اجر

(۱)......من مشی فی حاجة اخیه و بلغ فیها کان خیرا من اعتکاف عشرین سنة، ومن اعتکف یوما ابتغاء وجه الله جعل الله بینه و بین النار ثلا ثة خنادق ابعد مما بین الخافقین۔ (کنز العمال، فی الاعتکاف و لیلة القدر، رقم الحدیث: ۲۴۰۱۹)

ترجمہ: ......حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے کام کے لئے چلتا ہے اور اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے، اس کا یہ عمل بیس (۲۰) سالوں کے اعتکاف سے افضل ہے، اور جو شخص اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے ایک دن کا اعتکاف

کرے گا اللہ تعالی اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنادیں گے، جن کی مسافت زمین وآسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہوگی۔

تشریح: ......اس حدیث میں صراحت کے ساتھ ایک دن کے اعتکاف کی فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے۔

(۲)......عن ابن عباس رضی الله عنهما عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : من مشی فی حاجة اخیه کان خیرا من اعتکاف عشر سنین ، ومن اعتکف یوما ابتغاء وجه الله ' جعل الله بینه و بین النار ثلا ث خنادق، کل خندق أبعد مما بین الخافقین۔

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط ، رقم الحدیث:۷۳۲۶۔مجمع الزوائد ص ج۲۵۱ ج ۸، باب فضل قضاء الحوائج ، کتاب البر والصلة ، رقم الحدیث:۱۳۷۱۶۔الترغیب والترهیب ،ص۹۶ ج ۲، الترغیب فی الاعتکاف ، کتاب الصوم)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کے کام کے لئے چلتا ہے، اس کا یہ عمل دس (۱۰) سالوں کے اعتکاف سے افضل ہے، اور جو شخص اللہ تعالی کی خوشنودی کے لئے ایک دن کا اعتکاف کرے گا اللہ تعالی اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنادیں گے، جن کی مسافت زمین وآسمان کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہوگی۔

تشریح: ......خافقین' کے دو معنی بیان کئے گئے ہیں: (۱): جتنا فاصلہ مشرق اور مغرب کے درمیان میں ہے۔ (۲): جتنا فاصلہ آسمان وزمین کے درمیان میں ہے۔ حاصل یہ نکلا کہ معتکف کو دوزخ سے بہت دور رکھا جائے گا، یعنی جہنم میں نہ جائے گا۔ (مسائل اعتکاف ص ۱۴)

(۳)......عن عائشة (وفي رواية : عن انس) رضي الله عنهما قال : من اعتكف فواق ناقة كانما اعتق نسمةً۔ (نیل الاوطار ص ۳۱۷ ج ۴، کتاب الاعتکاف)

ترجمہ:......حضرت عائشہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا جس نے (اونٹنی کے دو مرتبہ) دودھ دوہنے کی مقدار بھی اعتکاف کیا اس نے جان کو آزاد کیا۔

تشریح:......اس حدیث میں صراحت کے ساتھ تھوڑی دیر کے اعتکاف کی فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اونٹنی کو جب دوہتے ہیں تو ایک مرتبہ دوہ کر تھوڑی دیر رک جاتے ہیں اور بچوں کو تھنوں سے لگا دیتے ہیں تاکہ دودھ خوب اترے، اس طرح دو مرتبہ دوہنے کا درمیانی وقفہ بہت تھوڑا ہوتا ہے۔ اس طرح کسی نے تھوڑی دیر کا اعتکاف کیا اس کی فضیلت یہ ہے کہ گویا اس نے جان کو آزاد کیا۔

علماء نے ''فواق ناقه'' کے مختلف معانی بیان کئے ہیں:

(ایک) یہ کہ:......اونٹنی کا دودھ دوہا جائے صبح کو اور پھر دوہا جائے شام کو، اس درمیانی وقفہ کو ''فواق ناقة'' کہتے ہیں۔

(دوسرا) یہ کہ:......دودھ دوہا جائے ایک برتن میں جب وہ بھر جائے اس کو رکھ کر پھر دوہا جائے دوسرے برتن میں، یہ درمیان کا وقفہ ''فواق'' کہلاتا ہے۔

(تیسرا) یہ کہ:......ایک برتن دوہا جائے پھر ذرا رک کر بچے کو تھنوں سے لگا دیا جائے تاکہ دودھ خوب اترے پھر دوبارہ شروع کردے اس وقفہ کا نام ''فواق'' ہے۔

(چوتھا) یہ کہ:......ایک مرتبہ تھن سے دودھ کھینچنے کے بعد دوسری مرتبہ دودھ کھینچنے کے

درمیانی وقفہ کو ''فواق ناقه'' کہتے ہیں۔(مجمع بحار الانوار ص۱۸۲ ج۴)

حدیث کو آخری تینوں معانی میں سے کسی ایک معنی پر حمل کیا جائے گا، اس لئے کہ پہلے معنی کے اعتبار سے وقفہ بہت زیادہ ہے جو اس مقام کے مناسب نہیں۔

(نفحات التنقیح ص۲۲ ج۳)

مغرب سے عشاء تک کے اعتکاف پر جنت میں محل کی بشارت

(۴)......وكان صلى الله عليه وسلم يقول : من اعتكف ما بين المغرب والعشاء في مسجد جماعة لم يتكلم الا بصلوة و قرآن كان حقا على الله ان يبنى له قصرا في الجنة۔ (کشف الغمہ ص۲۱۲ (وفی نسخۃ :۳۰۶)، **كتاب الاعتكاف**)

ترجمہ:......آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مغرب سے عشاء تک مسجد جماعت میں (جہاں جماعت کے ساتھ نماز ہوتی ہے) اعتکاف کرے اور سوائے نماز اور تلاوت قرآن (اور ذکر و دعا وغیرہ اعمال کے) گفتگو نہ کرے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں محل بنائیں گے۔

تشریح:......اس حدیث میں صراحت کے ساتھ مغرب سے عشاء تک کے اعتکاف کی فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے۔

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کا تھوڑی دیر کے لئے اعتکاف کی نیت کرنا

(۵)...... عن ابن جريج قال: سمعت عطاء يخبر عن يعلى بن اميّة رضى الله عنه قال : انّى لامكث في المسجد الساعة ، وما أمكث الا لأعتكف۔

ترجمہ:......حضرت ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کے متعلق خبر دیتے ہوئے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے سنا، آپ (یعنی حضرت یعلی بن

امیہ رضی اللہ عنہ) فرماتے تھے کہ: میں تھوڑی دیر کے لئے بھی مسجد میں قیام کرتا ہوں، تو بغیر اعتکاف کے قیام نہیں کرتا ہوں۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۶ ج۴، باب الجوار والاعتکاف ،کتاب الاعتکاف ، رقم الحدیث: ۸۰۰۶)

(۶)......واخرج ابو نعیم فی الحلیة (۳/۳۱۲) عن عطاء انّ یعلی بن امیّة رضی الله عنه –کانت له صحبة – فکان یقعد فی المسجد الساعة فینوی بها الاعتکاف۔

(حیاۃ الصحابہ ص۴۸۳ ج۳، فزع الرسول صلی الله علیه وسلم الی المسجد عند اشتداد الریح والکسوف، الباب الثانی عشر : باب کیف کان النبی صلی الله علیه وسلم واصحابه یجتمعون علی الصلوات فی المساجد۔معرفة الصحابة (لابی نعیم) ص۲۸۰۱ ج۵، باب الیاء ، من اسمه : یعلی ، رقم الحدیث: ۶۶۳۷)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ کی صحبت حاصل تھی، وہ جب تھوڑی دیر کے لئے بھی مسجد میں بیٹھا کرتے تو اعتکاف کی نیت کرلیا کرتے۔

(حیاۃ الصحابہ اردو (ترجمہ از: حضرت مولانا احسان الحق صاحب) ص۱۸۲ ج۳، ط: مکتبۃ العلم، لاہور)

حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جتنی دیر مسجد میں ٹھہرے، وہ اعتکاف ہے

(۷)......قال عطاء رحمه الله : هو اعتکاف ما مکث فیه ، وان جلس فی المسجد احتساب الخیر فهو معتکف والا فلا۔

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جتنی دیر مسجد میں ٹھہرے، وہ اعتکاف

ہے، اور اگر مسجد میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے بیٹھے تو وہ معتکف ہے، ورنہ نہیں۔

(مصنف عبدالرزاق ص۳۴۶ ج۴، باب الجوار و الاعتکاف، کتاب الاعتکاف ، رقم الحدیث: ۸۰۰۷)

مسجد میں سونے والا اعتکاف کی نیت کرلے، ظاہر ہے یہ اعتکاف نفلی ہے

فقہاء رحمہم اللہ نے مسئلہ لکھا ہے کہ: مسجد میں کوئی سونا چاہے تو اعتکاف کی نیت کرلے، ظاہر ہے یہ اعتکاف نفلی ہے، کوئی سنت یا واجب تو نہیں ہے۔

''واذا اراد ذلک ینبغی ان ینوی الاعتکاف ' فیدخل فیہ ' ویذکر اللہ تعالی بقدر ما نوی او یصلی ' ثم یفعل ما شاء''۔

(شامی ص۴۳۵ ج۲، مطلب : فی الغرس فی المسجد ، باب ما یفسد الصلوة و ما یکرہ فیھا ، کتاب الصلوة ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

''واذا اراد ان یفعل ذلک ینبغی ان ینوی الاعتکاف فیدخل فیہ ویذکر اللہ تعالی بقدر ما نوی''۔

(فتاوی عالمگیری ص۳۲۱ ج۵ (۳۷۱ ج۵، جدید)، الباب الخامس : فی آداب المسجد ، کتاب الکراھیة)

نفلی اعتکاف کے چند اہم مسائل

(۱)......نذر، منت اور رمضان کے اخیر عشرہ کے اعتکاف کے علاوہ تمام اعتکاف نفلی ہیں۔

''مراقی الفلاح'' میں ہے: ''(مستحب فیما سواہ) ای فی ای وقت شاء سوی العشر الاخیر ولم یکن منذورا''۔

(حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۷۰۱، باب الاعتکاف ، کتاب الصوم ، ط : بیروت)

(۲)......نفلی اعتکاف کے لئے روزہ شرط نہیں: ''ولیس الصوم من شرطه''۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۷۰۲، باب الاعتکاف ، کتاب الصوم ، ط : بیروت)

(۳)......نفلی اعتکاف کے لئے نہ کوئی وقت شرط ہے، نہ کوئی مقدار، دن رات' صبح وشام ہر وقت کیا جاسکتا ہے۔ایک دن کا بھی ہوسکتا ہے اور ایک دومنٹ کا بھی ہوسکتا ہے۔

''(اقله نفلا مدة يسيرة) غير محدود ' فيحصل بمجرد المكث مع النية''۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح ص۷۰۲، باب الاعتکاف ، کتاب الصوم ، ط : بیروت)

''(وأقله نفلا ساعة) من ليل او نهار عند محمد ، وهو ظاهر الرواية عن الامام لبناء النفل على المسامحة ، و به يفتى، والساعة عرف الفقهاء جزء من الزمان لا جزء من اربعة و عشرين ، كما يقوله المجنون''۔

(شامی ص۴۴۳ ج۳، باب الاعتکاف ، کتاب الصوم ، ط: دار الباز ، مکة المکرمة)

(۴)......جب بھی مسجد میں جائے جتنی دیر رہنا ہو اعتکاف کی نیت کرے،تو عبادت کے علاوہ اعتکاف کا بھی ثواب ملے گا۔(بحر الرائق ص۳۲۴ ج۲)

(۵)......نفلی اعتکاف نہ ٹوٹتا ہے نہ فاسد ہوتا ہے اور نہ اس کی قضا ہے۔

''(فلو شرع فی نفله ثم قطعه لا يلزمه قضاءه) لانه لا يشترط له الصوم''۔

(شامی ص۴۴۳ ج۳، باب الاعتکاف ، کتاب الصوم ، ط : دار الباز ، مکة المکرمة)

(۶)......رمضان کے پہلے اور دوسرے عشرے کا اعتکاف نفلی ہے جو ان دنوں کا اعتکاف کرے گا اس پر نفلی اعتکاف کے احکام جاری ہوں گے۔لہذا بلا ضرورت کے بھی اگر نکل گیا تو اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔اور اس کی قضا نہیں ہے۔

(۷)......اگر کسی نے پورے ماہ کا اعتکاف کیا تو شروع کے بیس دن کے اعتکاف نفلی اور

اخیر عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ ہوگا۔ دونوں کے احکام الگ الگ ہوں گے۔

(شمائل کبریٰ ص ۱۴۸ ج ۹۔ مطبوعہ: زمزم پبلشرز، کراچی)

چند احادیث سے نفلی اعتکاف کا ثبوت

خاتمہ میں اس بات کا اظہار بھی مناسب ہے کہ بعض احادیث پر عمل جب ہی ممکن ہے کہ ان احادیث سے نفلی اعتکاف مراد لیا جائے، مثلاً:

(۱)......عن ابن عباس رضی الله عنهما انّ النبی صلی الله علیه وسلم قال: لیس علی المعتکف صیام، الا ن یجعله علی نفسه۔

(سنن الکبریٰ بیہقی ص ۱۸۳ ج ۹، باب من رأی الاعتکاف بغیر صوم، کتاب الصوم، رقم الحدیث: ۸۶۶۱۔ کنز العمال، فی الاعتکاف و لیلة القدر، رقم الحدیث: ۲۴۰۱۰)

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے فرمایا: معتکف پر روزہ واجب نہیں ہے، ہاں البتہ وہ خود ہی اپنے اوپر روزہ واجب کردے۔

(۲)......عن انس بن مالک رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: المعتکف یَتبَعُ الجنازة و یعود المریض۔

(ابن ماجہ، باب فی المعتکف یعود المریض و یشهد الجنائز، کتاب الصیام، رقم الحدیث: ۱۷۷۷)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معتکف جنازہ میں جاسکتا ہے اور مریض کی عیادت کرسکتا ہے۔

تشریح:......معتکف کے لئے روزہ ضروری ہے، اسی طرح معتکف سنت اعتکاف میں جنازہ اور عیادت وغیرہ کے لئے بھی نہیں جاسکتا ہے۔ اس لئے ان احادیث سے نفل اعتکاف ہی

مراد ہوسکتا ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ: جن روایات میں معتکف کے لئے جنازہ اور عیادت کی رخصت آئی ہے تو امام ابو یوسف رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اس سے مراد نفلی اعتکاف ہے۔

’’وما روی عن النبی صلی الله علیه وسلم من الرخصة فی عیادة المریض و صلوة الجنازة ، فقد قال ابو یوسف : ذلک محمول عندنا علی الاعتکاف الذی تطوع به من غیر ایجاب‘‘۔

(بذل المجهود فی حل سنن ابی داؤد ص۲۰۷ ج۸، المعتکف یعود المریض ، کتاب الصیام ، تحت: رقم الحدیث:۲۴۷۲)

(۳)......عن عائشة رضی الله عنها انّها قالت :السّنّة علی المعتکف ان لا یعود مریضا، ولا یشهد جنازة ، ......ولا اعتکاف الا بصوم۔

(ابوداؤد، المعتکف یعود المریض ، کتاب الصیام ، رقم الحدیث:۲۴۷۳)

’’وان الصوم لیس بشرط فی التطوع ‘‘۔

(فتاوی عالمگیری ص۲۱۱ ج۱ (۲۷۴ ج۱، جدید)، الباب السابع : فی الاعتکاف ، کتاب الصوم)

’’ولایخرج لعیادة المریض، کذا فی البحر الرائق ، ولو خرج لجنازة یفسد اعتکافه ، الخ‘‘۔

(فتاوی عالمگیری ص۳۷۱ ج۳، الباب السابع : فی الاعتکاف ، کتاب الصوم ، مکتبۃ الاتحاد، دیوبند)

صلی اللہ علیہ وسلم، رضی اللہ عنہ، رحمہ اللہ : سب ماضی کے صیغے ہیں، مگر معانی مستقبل کے مراد ہیں....................................	۲۵۴
حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کی رائے....................	۲۵۴
دعائے افطار کے ساتھ بسم اللہ..	۲۵۵
افطار کے بعد کی دعا..	۲۵۵
''خیر الفتاوی'' کا فتوی..	۲۵۶
افطار کی چند منقول و ماثور دعائیں...	۲۵۷
افطار سے پہلے پڑھنے دعائیں..	۲۵۸
افطار کے بعد پڑھنے دعائیں...	۲۵۸
کوئی روزہ افطار کرائے تو یہ دعا' دیں...	۲۵۸

فہرست ''فدیۂ صوم کے مسائل''

فدیہ کا ثبوت......روزے کا فدیہ...	۲۶۰
مسائل صوم فدیہ..	۲۶۲
فدیہ کی ادائیگی کے لئے حیلۂ اسقاط..	۲۶۹
حیلہ کی جائز صورت..	۲۷۱
متعدد روزوں کا فدیہ ایک مسکین کو دینا' یا اس کا برعکس...........................	۲۷۲

فہرست رسالہ ''مسائل اعتکاف''

اعتکاف کے سنن و مستحبات......اعتکاف کے مباح و جائز اعمال............	۲۷۶
اعتکاف کے ناجائز امور......مفسدات اعتکاف...................................	۲۷۸

ان چیزوں سے اعتکاف فاسد نہیں ہوتا..........	۲۷۸
مکروہات اعتکاف..........	۲۸۲
یہ چیزیں اعتکاف میں مکروہ نہیں..........	۲۸۲
متفرقات..........	۲۸۳
آنحضرت ﷺ کا اعتکاف کتنی مرتبہ چھوٹا؟..........	۲۸۴
مکتوب: حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ..........	۲۸۶
معتکف کا اجرت لے کر تعلیم دینا..........	۲۸۸
حکیم صاحب کا اعتکاف میں مریض کو دیکھ کر نسخہ لکھنا مفسد اعتکاف ہے یا نہیں؟ فتاوی محمودیہ اور فتاوی دار العلوم کے جواب میں تضاد..........	۲۹۱
مقالہ:......تھوڑی دیر کے لئے اعتکاف کی نیت کا ثبوت	**۲۹۲**
تھوڑی دیر کے لئے اعتکاف کی نیت کا ثبوت..........	۲۹۳
ایک دن کے اعتکاف کا اجر..........	۲۹۳
مغرب سے عشاء تک کے اعتکاف پر جنت میں محل کی بشارت..........	۲۹۶
حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ کا تھوڑی دیر کے لئے اعتکاف کی نیت کرنا..	۲۹۶
حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جتنی دیر مسجد میں ٹھہرے، وہ اعتکاف ہے..	۲۹۷
مسجد میں سونے والا اعتکاف کی نیت کرلے، ظاہر ہے یہ اعتکاف نفلی ہے....	۲۹۸
نفلی اعتکاف کے چند اہم مسائل..........	۲۹۸
چند احادیث سے نفلی اعتکاف کا ثبوت..........	۳۰۰
مقالہ......کرونا کی وجہ سے مردوں کا گھر میں اعتکاف کرنا	**۳۰۲**